بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۶ نبوت ۱۳۴۲ ہش | ۸ رجب ۱۳۸۳ھ | ۲۶ نومبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ر نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں بھی اور کل بھی شام کو حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بچے

بدظنی کو معمولی چیز نہ سمجھو یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے

"یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا ہے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ..... میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کرے۔ تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اِس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالےٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالےٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا۔ اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالےٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔

پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔" (ملفوظات جلد اول ص۳۷۱ و ص۳۷۲)

جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع

کراچی ۲۳ر نومبر (بذریعہ تار) سکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے آج مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ شام کو جماعت احمدیہ کراچی کے پہلے سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اجتماع کے پہلے اجلاس سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔

اجتماع کل مورخہ ۲۴ر نومبر ۱۹۶۳ء کی شام کو اختتام پذیر ہوگا۔

بورڈ کے زونل ٹورنامنٹس میں

تعلیم الاسلام کالج کی ایک اور شاندار کامیابی

کالج کی بورڈ کی ہاکی ٹیم نے بھی زونل چمپین شپ جیت لی

ربوہ ۲۵ر نومبر۔ بورڈ کے زونل ٹورنامنٹس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے ایک اور شاندار کامیابی حاصل کی ہے اور وہ یہ کہ اس نے گورنمنٹ کالج جھنگ کو فائنل میچ میں ہرا کر ہاکی کی زونل چمپین شپ کا اعزاز بھی حاصل کر لیا ہے۔ قبل ازیں بورڈ کے زونل ٹورنامنٹس میں ٹی آئی کالج والی بال، فٹ بال اور باسکٹ بال کی چمپین شپ جیت چکا ہے۔ اس لحاظ سے بورڈ کے زونل ٹورنامنٹس میں امسال یہ چوتھا اعزاز ہے جو تعلیم الاسلام کالج کے حصہ میں آیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ہاکی کا فائنل میچ کل بعد دوپہر ربوہ میں گورنمنٹ کالج جھنگ اور ٹی۔ آئی کالج کے درمیان کھیلا گیا۔ اس میچ کو دیکھنے کے لئے اہل ربوہ کے علاوہ جھنگ اور سرگودھا سے بھی [illegible] دیکھیں [illegible]

درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب —

انڈونیشیا کے ایک معزز دوست جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں، آجکل ایک مشکل سے دوچار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انکو احمدیت میں ثابت قدمی بخشے اور اس مشکل سے نجات دے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ نومبر ۶۳ء

دنیا کو تباہی کا خطرہ اور اس کا علاج

(قسط نمبر ۴)

گذشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک ٹکڑا نقل کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ "جدید ارتداد" کے تدارک کے لئے آپ نے مسلمانوں کی بنیادی رہنمائی فرمائی ہے الحمد للہ کہ آپ نے جس بات کی ابتداء فرمائی اور جس کو آپ کی کھڑی کی ہوئی جماعت نے اپنے کردار اور نمونہ سے عملاً کرکے دکھایا ہے اس کا اثر اب ظاہر ہونے لگا ہے اور بعض مسلمان اہل علم حضرات نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر بھی اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ ذیل میں مولانا ابوالحسن ندوی کے ایک بیان سے جو آپ نے یورپ سے آکر لکھنؤ کے ایک مذہبی جریدہ میں شائع کیا ہے کچھ حصہ ہم نقل کرتے ہیں:۔

"جنیوا میں جو اسلامک سینٹر قائم کیا گیا ہے اس کے چھ ڈائرکٹر مقرر کئے گئے ہیں (۱) پیرس میں مقیم ڈاکٹر حمید اللہ (۲) ایران کے نامور نقاد، ادیب اور مورخ ڈاکٹر رضازادہ شفق (۳) شام میں مصر کے جلاوطن ادیب اور اخوانی رہنما ڈاکٹر سید رمضان (۴) افغانستان کے مدبر اور سابق سفیر حیدر بابات (۵) پاکستان سے مولانا ظفر احمد انصاری (۶) بھارت سے راقم الحروف (مولانا ابوالحسن علی ندوی) اسلامک سینٹر کے دو بنیادی مقصد ہیں ایک تو اسلام کے بارے میں مستشرق اور مشنری جو تحریریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ ان کا جائزہ لیا جاتا رہے کوئی بات غلط فہمی کا نتیجہ یا غلط بیانی کا ثمرہ نظر آئے تو مناسب ازالہ کی کوشش کی جائے نیز اسلام کے بارے میں جو شبہات مسلمانوں اور غیر مسلموں کے دل و دماغ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو رفع کیا جائے۔ اسلامک سینٹر کا دوسرا بنیادی کام ان بیشمار طلبہ سے رابطہ پیدا کرنا ہے جو دیار مغرب میں زیر تعلیم ہیں اور جن کی کافی تعداد تعلیم پاکر دیار مغرب میں ہی اقامت گزیں ہو چکی ہے۔ ان میں خاص طور پر سابق فرانسیسی نوآبادیات کے باشندے قابل ذکر ہیں۔ تعلیم کے بعد اقامت اختیار کرنے والوں نے ملازمتیں کرلی ہیں اور یہیں شادیاں بھی کرلی ہیں۔ لیکن ان کے اوپر اخلاقی، تہذیبی اور دینی کسمپرسی کا عالم طاری ہے۔ یورپ بھر میں اسلامک سینٹر جنیوا سے پہلے کوئی تنظیم ایسی نہیں تھی جو زیر تعلیم مسلم طلباء یا اقامت گزیں مسلمانوں کے دینی مسائل کی فکر کرے۔ ووکنگ مشن وغیرہ کی قسم کے چند سلسلے یورپ میں مخصوص گروہی پراپیگنڈہ کررہے ہیں اور ان کا مطمح نظر بھی غیر مسلم ہیں۔"

(بحوالہ نوائے وقت ۲۳ 11/63)

جہاں ہم کو یہ خوشی ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات اجتماعی طور پر بھی اس کام کی طرف متوجہ ہونے لگے ہیں اور منظم طور پر مغربی ممالک میں اسلام کا تعارف کرانے کے لئے آمادہ ہو رہے ہیں وہاں ہمیں مولانا ندوی کے اس اعتراف سے بھی بڑی خوشی ہوئی ہے جو آپ نے یورپ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کے متعلق دبی زبان سے فرمایا ہے جیسا کہ محولہ بالا عبارت کے آخری الفاظ سے مترشح ہوتا ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ

ووکنگ مشن وغیرہ کی قسم
کے چند سلسلے یورپ میں
مخصوص گروہی پراپگنڈہ
کررہے ہیں اور ان کا مطمح نظر
بھی غیر مسلم ہیں"

یقیناً جماعت احمدیہ کے مشنوں کی طرف کھلا اشارہ ہے۔ بہرحال ہمیں اس بات کی مزید خوشی ہے کہ مولانا ندوی نے یورپ میں احمدیوں کی مساعی کا اعتراف کیا ہے تاہم اس امر کا افسوس ہے کہ آپ یورپ میں گئے مگر احمدی مشنوں کی سرگرمیوں کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا یا دیکھا ہے تو واضح الفاظ میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ ہماری شروع ہی سے یہ خواہش ہے کہ تمام مسلمان اہل علم حضرات اپنے اس فریضہ کو پہچانیں اور بجائے اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کے درمیان گروہی اور فرقہ وارانہ تنازعات ابھارنے یا حکومتوں سے ٹکر لینے کے وہ یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک کو اسلام سے روشناس کرانے کی طرف توجہ ارزانی کریں۔

اس ضمن میں خاص طور پر ہم آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ اگر آپ کی واقعی غرض غیر مسلم دنیا کو اسلام سے آشنا کرنا ہے تو اپنے اپنے حلقہ میں اور اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق ضرور کوشش کریں مگر وہاں گروہی مسائل کی قسم کی باتیں نہ چھیڑیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق کام کرنے دیں۔ کیونکہ اگر آپ نے وہاں بھی یہ تنازعات چھیڑ دئے تو اسلام کی مدد کی بجائے اس کو ضرر پہنچانا ہوگا۔

ہم نے خاص طور پر اس کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ مولانا ندوی نے پچھلے دنوں احمدیت کے متعلق جو سرگرمیاں اردو اور عربی میں دکھائی ہیں وہ سراسر غلط فہمیوں اور مغالطہ انگیزیوں کی حامل ہیں اگر وہ تبلیغ اسلام کے نقطۂ نظر سے اپنی ان سرگرمیوں کا از سرِ نو جائزہ لیں گے تو انہیں محسوس ہو جائے گا کہ انہوں نے ایک نہایت سرگرم جماعت کے راستہ ہی میں روڑے اٹکانے کی کوشش نہیں کی بلکہ اشاعت دین کے کام میں رخنہ اندازی کی ہے۔ بہرحال ہم ایک بار پھر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ ہمیں جنیوا میں اسلامی سینٹر کے قیام سے حقیقی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کے قیام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے جو انہوں نے بار بار ظاہر فرمائی ہیں کہ ہمیں علوم جدیدہ کو حاصل کرکے اسکو اسلام کی خدمت کے لئے استعمال کرنا چاہیئے جس کے متعلق ہم آپ کی ایک عبارت گذشتہ اداریہ میں نقل کرچکے ہیں۔ آخر میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جس میں آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ یورپ کی سائنس اور فلسفیانہ تہذیب پر اسلامی فلسفہ کی فوقیت کا دعوےٰ فرمایا ہے۔ اور اسلام کی آخری فتح پانے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ سرسید مرحوم کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کرکے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کردیوے میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سُن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دو اور کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں ۔۔۔۔

۔۔۔ آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اوّلین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کرے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود

(باقی صفحہ [illegible] پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی حیات قدسیہ پر ایک نظر

سنہ ۱۹۱۸ء سے سنہ ۱۹۲۶ء تک

آپ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط نمبر ۲

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے سوانح حیات کے سلسلہ میں ۱۹۱۷ء کے واقعات احباب کی خدمت میں (الفضل خاص نمبر ۲۹ اکتوبر میں) پیش کئے جا چکے ہیں اب ۱۹۱۸ء سے آپ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۹۱۸ء کے واقعات

۱۹۱۸ء میں آپ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید سے آپ نے اسلام اور احمدیت کے متعلق ایسے مہتم بالشان مضامین لکھے جن کی افادیت کو برملا تسلیم کیا گیا۔ اور آپ کے پُرمغز مضامین سے ایک عالم نے فائدہ اٹھایا چنانچہ جنوری ۱۸ء میں ہی آپ نے تصدیق المسیح کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق میں ۳۹ صفحات پر مشتمل ایک مضمون لکھا جو کتابی صورت میں بھی شائع کرایا گیا۔ "الفضل" نے اس پر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے

"اس مختصر سے رسالہ میں گویا کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔" (الفضل ۵ جنوری ۱۸ء صفحہ ۲)

مئی ۱۸ء میں آپ نے بعنوان "نبوت مسیح موعود کے متعلق چند اصولی باتیں" اکتوبر ۱۸ء میں "القول الحق" کے زیر عنوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کے جواب میں زبردست مضامین لکھے۔ اسی طرح ایک مضمون میں "انسانی ترقی کے مراتب اور ان کے حصول کے ذرائع" پر آپ نے روشنی ڈالی۔ یہ مضمون بھی اکتوبر ۱۸ء کے ریویو آف ریلیجنز میں ہی شائع ہوا۔

ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے ساتھ ساتھ "افسر تعلیم" کے فرائض بھی آپ ہی سرانجام دیتے رہے، چنانچہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ جو اکتوبر ۱۷ء سے ۳۰ ستمبر ۱۸ء تک شائع ہوئی اس میں صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ داران و افسران کی فہرست میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نام بطور افسر تعلیم درج ہے، اور اس میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ آپ مدرسہ ہائی اور مدرسہ احمدیہ دونوں کے افسر ہیں (رپورٹ مذکورہ صفحہ ۱۵)

جلسہ سالانہ ۱۸ء پر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ نے اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت سے جو رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس میں آپ نے مدرسہ ہائی کے بعض اولڈ بوائز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مدرسہ احمدیہ کے منتظم اور ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے بھی اس مدرسہ کے تعلیم یافتہ ہیں۔"

آپ نے یہ بھی ذکر فرمایا کہ ناظم مدرسہ احمدیہ (یعنی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) کی زیرنگرانی ایک حرفتی شاخ درزی خانہ کی کھلی ہوئی ہے جس میں طلباء کو دینیات ضروری تعلیم کے ساتھ ساتھ درزی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے۔ نیز نابینا بچوں کو کارآمد بنانے کے لئے سال زیر رپورٹ میں ایک مدرسۃ الحفاظ کھولا گیا ہے

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۸ء صفحہ ۲)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں درزی خانہ اور مدرسۃ الحفاظ کا اجرا بھی آپ کی ہی مساعی کا رہین منت تھا۔

۳ مئی ۱۸ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ناسازی طبع کی وجہ سے تبدیلی آب و ہوا کے لئے پہلے لاہور پھر دہلی اور پھر بمبئی تشریف لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی اس سفر میں حضور کے ساتھ تھے ۱۵ جون کو حضور واپس تشریف لے آئے مگر موسم کے گرم ہونے کی وجہ سے ۲۲ جون کو پھر ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ اور ۱۷ اگست کو واپس آئے۔ اس سفر میں بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضور کے ساتھ رہے (الفضل ۲۵ مئی ۲۵ جون ۱۸ء)

۲۸ دسمبر ۱۹۱۸ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور نے نظارتوں کے قیام کا اعلان فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے اس نئے نظام کے ماتحت کام کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور نے اس بارہ میں ایک خاص اعلان بھی شائع فرمایا۔ اس نئے نظام کے ماتحت حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ناظر امور عامہ مقرر فرمایا۔ (الحکم ۴ جنوری ۱۹۱۹ء)

۱۹۱۹ء کے واقعات

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ جو یکم جنوری ۱۹ء سے آخر مارچ تک شائع ہوئی اس میں آپ نے سات صفحات پر مشتمل اپنی نظارت کی رپورٹ پیش کی اور امور عامہ کے کام کی دس شاخوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا۔ یہ رپورٹ نظارت امور عامہ کے کارکنان کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ۱۳ تا ص۱۹)

مارچ ۱۹۱۹ء میں آپ نے منیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول" کی حیثیت میں اعلان فرمایا کہ

مجلس معتمدین نے طلباء کے تعلیمی اخراجات کی زیادتی محسوس کر کے ان تمام طلباء کی فیس معاف کر دی ہے جو بورڈنگ ہائی سکول میں رہتے ہوں نیز ان کے اخراجات خورد و نوش بھی اپنے ذمہ لے لئے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ وہ ان مراعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھیجیں۔

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء)

ان کاموں کے ساتھ ساتھ آپ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ بلکہ جنوری ۱۹ء سے آپ نے "ہمارے آقا" کے زیر عنوان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات لکھنے کا عظیم الشان کام بھی شروع فرما دیا۔ یہی وہ معرکۃ الآرا مضمون ہے جو نومبر ۱۹۲۰ء میں سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ آپ نے یہ عظیم بار اپنے کندھوں پر اس لئے اٹھایا کہ آپ کا دل یہ دیکھ کر کڑھتا تھا کہ

"مسلمانوں کی اولاد سیزر اور سکندر اور نپولین کی سوانح عمریاں پڑھتی ہے۔ اور ان کے حالات سے واقف ہے۔ مگر وہ جس نے تاریکی کے وقت اٹھ کر دنیا کو اجالا کر دیا۔ اور گرمی کے وقت بادل بن کر رحمت کی بارشیں برسائیں۔ ان کے حالات سے بالکل ناواقف اور ناآشنا ہے۔ حالانکہ اس کی بات بات میں ہزاروں علوم و فنون کے گنجینے مخفی ہیں اور اس کی ہر حرکت و سکون میں ہمارے لئے بے شمار سبق ہیں۔" (ریویو اردو جنوری ۱۹ء صفحہ ۱۲)

"الفضل" نے ان مضامین کو سراہا اور پہلی قسط کے شائع ہونے پر لکھا

"یوں تو جس دن سے ریویو آف ریلیجنز کی عنان ادارت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے دست مبارک میں آئی ہے۔ اس میں آپ کے قلم سے نکلے ہوئے سب مضمون ایک سے دوسرے بڑھ کر مفید اور لائق تحسین شائع ہو رہے ہیں لیکن حال میں "ہمارا آقا صلے اللہ علیہ وسلم" کے عنوان سے آپ نے جس مضمون کی ابتداء جنوری اور فروری ۱۹۱۹ء کے رسالہ سے کی ہے۔ وہ نہایت ہی قابل قدر اور عظیم الشان ہے۔ یہ مضمون سوانح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا نمبر ہے۔ اور ان تمہیدی الفاظ سے شروع ہوتا ہے کہ

"کس صاف نیت اور کس شوق کے ساتھ لیکن کیسے ڈرتے ڈرتے میرا قلم اٹھا ہے اسے صرف میں جانتا ہوں۔ یا وہ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ اور سچ پوچھئے تو صرف وہی جانتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ میں اپنی نیت کو صالح سمجھتا ہوں۔ اور اس کی نظر میں اس کے اندر کوئی فساد ہو۔ پس اسی سے نیت کی صفائی چاہتا ہوا۔ اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوا میں اس مضمون کو شروع کرتا ہوں۔"

یہ الفاظ حضرت ممدوح کی طہارت قلب اور صفائی باطن کے پورے پورے مظہر ہیں۔ احباب اس سے اندازہ لگا لیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی کے حالات جب اس نیت اور ارادے کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب مرتب فرمائیں گے تو وہ کیسے روح پرور اور دلکش ہوں گے

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۹ء صفحہ ۲)

آپ نے اسی سال "مسائل متنازعہ فیہ اور ہمارا مسلک" کے زیر عنوان مبایعین اور غیر مبایعین کے اختلافی مسائل پر بھی ایک سیر کن تبصرہ فرمایا

(ریویو اردو جنوری فروری ۱۹۱۹ء)

آپ اس سال بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ دونوں کے افسر تھے۔ (رپورٹ صدر انجمن ۲۰-۱۹ء صفحہ ۲۲)

اسی سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مدرسہ احمدیہ کی ترقی اور اس کو جماعت کیلئے ایک کار آمد ادارہ بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس میں سر فہرست حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نام تھا۔ اس کمیٹی نے دو ماہ کے غور و فکر کے بعد ایک مبسوط سکیم تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کی اور پھر حضور نے اُس میں مناسب اصلاح کر کے اُس سکیم کو جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۲۰ء صفحہ ۵۹، الفضل مورخہ ۲۹ مارچ و یکم اپریل ۱۹۲۰ء)

۱۹۲۰ء کے واقعات

۱۹۲۰ء کے ابتداء میں حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر چند ماہ کی رخصت پر قادیان تشریف لائے اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا کہ فروری ۱۹۲۰ء سے خان ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ ہوں گے اور ان کے کام میں مدد دینے کے لئے ناظر صغیر کے طور پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کام کریں گے۔ حضور نے فرمایا گو وہ پہلے سال ناظر رہے ہیں اور کام کی ابتدائی حالت کے لحاظ سے اور اس امر کا خیال کرتے ہوئے کہ اُن کے سپرد اور بھی بہت سے کام ہیں انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے مگر سابقون الاوّلون کا مقدم حق سمجھ کر اور اس خیال سے کہ نوجوانوں کو پرانے تجربہ کار آدمیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں خود انکی ترقی کے لئے بہت سے کار آمد سبق مل جاتے ہیں وہ خان صاحب کے ساتھ جائنٹ ناظر کے طور پر کام کریں گے۔ (الفضل ۴ مارچ ۱۹۲۰ء صفحہ ۲)

مئی ۱۹۲۰ء میں رخصت ختم ہونے پر حضرت خان صاحب اپنی ملازمت پر واپس چلے گئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب دوبارہ ناظر امور عامہ مقرر ہو گئے۔ (الفضل ۷ مئی ۱۹۲۰ء)

۷ اپریل ۱۹۲۰ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضور کے ہمرکاب تھے۔

اگست ۱۹۲۰ء میں جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ڈلہوزی تشریف فرما تھے اچانک ایک دن حضور کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی اس پر حضور نے بذریعہ تار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ڈلہوزی آنے کا ارشاد فرمایا چنانچہ حضرت میاں صاحب اسی دن ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

۶ ستمبر ۱۹۲۰ء کو اس خوشی میں کہ مسجد احمدیہ لنڈن کے لئے زمین خرید لی گئی ہے ڈائن کنڈ میں جو ڈلہوزی سے قریباً میل کے فاصلہ پر ایک پُر فضا مقام ہے جلسہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اس میں شریک ہوئے اور قریباً تمام اصحاب نے کچھ نہ کچھ اشعار بھی تیار کئے جو حضور کی ہدایت کے ماتحت باری باری پڑھے گئے خود حضرت امیر المومنین نے بھی ایک رباعی اور ایک نظم پڑھ کر سنائی اور پھر دعا پر یہ جلسہ برخواست ہوا۔ اس جلسہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اپنا تازہ کلام پیش کیا جس کا مطلع تھا:

آج دل مسرور ہے اپنا طبیعت شاد ہے
مسجدِ لنڈن کی رکھی جا رہی بنیاد ہے

(الفضل ۱۶ ستمبر و ۳۰ ستمبر ۱۹۲۰ء)

۲۳ ستمبر کو حضور مع خدام واپس تشریف لے آئے۔

نومبر ۱۹۲۰ء میں آپ نے اپنے مکان کی توسیع کی۔ (الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۲۰ء)

دسمبر ۱۹۲۰ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو اندرون قصبہ کے انتظامات کا حضور نے افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۲۰ء)

اس سال کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں آپ نے پانچ تازہ نظمیں لکھیں جو الفضل کے مختلف پرچوں میں شائع ہوئیں۔

۱۹۲۱ء کے واقعات

۱۹۲۱ء کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ناظران سلسلہ میں پھر تبدیلی فرمائی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ناظر امور عامہ کی بجائے ناظر تعلیم و تربیت مقرر فرما دیا۔ (الفضل ۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

نظارت کا کام سنبھالنے کے بعد آپ نے جماعتی تربیت کے لئے جو ذرائع اختیار فرمائے ان میں سے ایک ذریعہ یہ بھی تھا کہ آپ قریباً روزانہ ایک مختصر سی نصیحت بورڈ پر لکھ کر احمدیہ چوک میں آویزاں کروا دیتے تھے جس کا مقصد لوگوں کو شریعت کے مزدوری احکام کی طرف توجہ دلانا ہوتا تھا۔ (الفضل ۲۱ اپریل ۱۹۲۱ء)

۴ مئی ۱۹۲۱ء کو آپ نے اپنی مشہور تصنیف سیرۃ المہدی حصہ اوّل کی تدوین کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیت الدعا میں بیٹھ کر شروع فرمایا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۱)

نظارت تعلیم و تربیت کا کام چونکہ بڑا اہم اور ذمہ داری کا کام تھا اسلئے دسمبر ۱۹۲۱ء سے دو تین ماہ کے لئے عارضی طور پر حضرت مولوی محمد دین صاحب نے ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے فرائض سر انجام دئے اور مارچ ۱۹۲۲ء سے مکرم قاضی اکمل صاحب اس کے ایڈیٹر مقرر ہو گئے۔

۱۹۲۲ء کے واقعات

۱۹۲۲ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پھر افسرانِ نظارت میں کچھ تبدیلی کی اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب کو ناظر تعلیم و تربیت اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو قائمقام ناظر اعلیٰ تجویز فرمایا۔ (الفضل ۳۰ فروری ۱۹۲۲ء)

۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو پرنس آف ویلز کی خدمت میں جبکہ وہ لاہور آئے تھے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا اور پھر ایک مرصع روپہلی کشتی میں ممبران وفد نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "تحفہ شہزادہ ویلز" انہیں پیش کی جس میں انہیں اسلام کی تبلیغ کی گئی تھی اس موقع پر جماعت کے جن معززین کو اس وفد میں شمولیت کے لئے منتخب کیا گیا ان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔

(ایڈریس مشمولہ تحفہ شہزادہ ویلز)

مارچ ۱۹۲۲ء میں اعلان کیا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے نظارت کے صیغوں کی مزید نگرانی بالخصوص محکمہ تجارت کی نگرانی کے لئے ناظر اعلیٰ کے علاوہ ایک نیا عہدہ ناظر اوّل کا تجویز فرمایا ہے اور اسپر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ (الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء)

مئی ۱۹۲۲ء میں آپ نے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے لئے ایک وظیفہ خود اپنی گرہ سے جاری فرمایا۔ (الفضل ۱۱ مئی ۱۹۲۲ء)

۱۹۲۲ء کے سالانہ جلسہ پر جو نئی کتب شائع ہوئیں ان میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب تبلیغ ہدایت بھی تھی جو دو سو آٹھ صفحات پر مشتمل تھی۔ الفضل نے اسپر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ "جناب کی ذات گرامی سے ہمیں بڑی بڑی توقعات ہیں اور ہماری توقعات کو اس تازہ تصنیف نے نہ صرف بہت زیادہ بڑھا دیا ہے بلکہ درجہ یقین تک پہنچا دیا ہے اسلئے اپنے قلم مبارک کو اب تھمنے نہ دیجئے اور نئے نئے رشحات سے بہرہ اندوز فرماتے رہیئے۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۲۳ء)

۱۹۲۳ء کے واقعات

مارچ ۱۹۲۳ء میں یو پی میں ارتداد کا فتنہ شروع ہو گیا اور آریوں نے ہزاروں ملکانہ راجپوتوں کو ورغلا کر شدھ کرنا شروع کر دیا حضرت امیر المومنین نے اس فتنہ کے انسداد کے لئے فوری طور پر ایک نیا صیغہ "انسداد فتنہ ارتداد ملکانہ" کے نام سے قائم فرمایا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اس کا افسر مقرر فرمایا۔ چونکہ ارتداد کی رَو بڑے زور سے بڑھ رہی تھی اسلئے حالات کا جائزہ لینے کے لئے ۸ اپریل ۱۹۲۳ء کو آپ خود آگرہ تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ حضرت نواب محمد علی خان صاحب بھی تھے۔ چنانچہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب جو ان دنوں آگرہ میں متعین تھے حضور نے "امیر وفد المجاہدین" بنایا ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دوسرے فرزند ہیں اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ریاست ۹ اپریل کو آگرہ تشریف لائے ہیں تاکہ بنفس نفیس فتنہ ارتداد کے حالات اور واقعات کا مطالعہ فرمائیں۔ ان بزرگوں کی تشریف آوری انشاء اللہ تعالیٰ مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کے جوشِ ایمانی اور خدمتِ دینی میں خاص ولولہ پیدا کرے گی۔"

(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۱)

۲۳ اپریل کو آپ علاقہ ارتداد سے واپس تشریف لے آئے۔ (الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۲۳ء)

آپ نے اپنی مشہور تصنیف "سلسلہ احمدیہ" میں اپنے اس دورہ کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:۔

"خاکسار مؤلف رسالہ ہذا کو ان ایام میں خود اس علاقہ میں جا کر حالات دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا اور میرے دل پر جو اثر تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ایک عظیم الشان جنگ تھی جس کا محاذ قریباً ایک سو میل کی وسعت پر پھیلا ہوا تھا اور اس وسیع محاذ پر اسلام اور کفر کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل پر تخت یا تختہ کے عزم کے ساتھ ڈیرہ جمائے پڑی تھیں۔ دوران جنگ میں احمدیت کے جنگجو دستہ کے لئے بعض خطرے کے موقعے بھی پیش آئے جن میں بعض اوقات غنیم نے نازک حالات پیدا کر دئے۔ اور ایسا تو کئی دفعہ ہوا کہ احمدی والنٹیر اپنی کوشش سے ایک شدہ گاؤں کو اسلام میں واپس لائے مگر ہندو دستہ نے پھر یورش کر کے اسے پھسلا دیا مگر احمدیوں نے دوبارہ حملہ کر کے پھر دوسری دفعہ قلعہ سر کر لیا بعض دیہات نے کئی کئی دفعہ پہلو بدلا کیونکہ اس کشمکش کے دوران میں بعض ملکانہ دیہات میں کچھ لالچ بھی پیدا ہو گیا تھا مگر بالآخر ایک ایک کر کے پھر ہندو مورچہ فتح کر لیا گیا اور خدا کے فضل سے شدھی کے مواج دریا نے مکمل پلٹا کھا کر اپنا رستہ بدل لیا۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۷۱)

۱۲ نومبر ۱۹۲۳ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بریڈلا ہال میں لیکچر دینے کیلئے لاہور تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی حضور کے ساتھ تھے۔

(الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۲۳ء)

دسمبر ۱۹۲۳ء میں قادیان میں احمدیہ ٹورنامنٹ ہوا۔ ٹورنامنٹ کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی جسکے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مقرر ہوئے۔ آپ نے انتظامات میں حصہ لینے کے علاوہ اس ٹورنامنٹ میں ریفری کے فرائض بھی سر انجام دئے۔ چنانچہ درد صاحب مرحوم کی طرف سے جو رپورٹ شائع کی گئی اسمیں انہوں نے لکھا:۔

"ریفری اپنے اپنے وقت پر پہنچتے رہے لیکن سب سے محنت اور احتیاط سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ریفری شپ کا کام انجام دیا باوجود جملہ دیگر انتظامات میں بھی حصہ لینے کے آپ لگاتار اہم کھیلوں میں ریفری بنتے رہے۔"

(الفضل ۴ و ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء)

دسمبر ۲۳ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اندرون قصبہ اور بیرون قصبہ ۔ ۔ ۔ دونوں کے ناظم یعنی نگران اعلیٰ مقرر کئے گئے (الفضل یکم جنوری ۲۴ء)

دسمبر ۲۳ء کے جلسہ سالانہ پر آپ کی عظیم الشان تصنیف "سیرۃ المہدی" کا حصہ اوّل شائع ہوا جو ۲۷۶ صفحات پر مشتمل تھا۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۲۴ء صا)

۱۹۲۴ء کے واقعات

اپریل ۲۴ء میں پھر احمدیہ ٹورنامنٹ ہوا۔ سکرٹری احمدیہ ٹورنامنٹ نے اپنی رپورٹ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو اس ٹورنامنٹ کی روح رواں قرار دیا اور بتایا کہ آپ نے کھلاڑیوں کو اپنی طرف سے بعض خاص انعامات بھی عطا فرمائے۔
(الفضل ۱۱ اپریل ۲۴ء ص۹)

اپریل ۲۴ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اس بات کا علم ہوا کہ بعض لوگ اپنے عقائد چھپا کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعوےٰ کرتے ہوئے در پردہ بہائیت کی تبلیغ کرتے ہیں تو حضور نے اس کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمایا جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ کمیشن نے الزامات کو درست پایا۔ جس کے نتیجہ میں مولوی محفوظ الحق صاحب علمی اور بعض دوسرے افراد کو جماعت سے خارج کر دیا گیا۔

۲ رمئی ۲۴ء کو آپ نے سیرۃ المہدی حصہ دوم کی تدوین کے کام کا آغاز فرمایا (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص۱) (الفضل $\frac{۲۵}{۲۹}$ اپریل ۲۴ء)

۱۵ رمئی ۲۴ء کو آپ کی صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ کا نکاح محترم مرزا رشید احمد صاحب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ (الفضل ۲۰ مئی ۲۴ء) اس نکاح کا خصوصیت کے ساتھ اسلئے ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ نکاح میں فرمایا:۔

"عزیزم میاں بشیر احمد نے میرے ہی سپرد یہ معاملہ کیا ہے۔ انہوں نے پہلے سے میری رائے پر یہ کام چھوڑا ہوا تھا اور میں نے ہی یہ رشتہ پسند کیا ہے۔ اس عہد کے مطابق اُن کی طرف سے اب بھی میں ہی بولونگا اور قبول کرونگا"
(الفضل ۷ جون ۲۴ء ص)

انکسار اور اطاعت امام کا یہ کیسا شاندار نمونہ ہے کہ اپنی لڑکی کی شادی کا معاملہ آپ نے کلیتہً حضور کی مرضی پر چھوڑ دیا اور اس میں ذرہ بھی دخل نہیں دیا۔ جہاں حضور نے فرمایا وہاں بلا چون و چرا امر تسلیم کر دیا۔

جولائی ۱۹۲۴ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو جماعت ہائے ہندوستان کے لئے امیر مقرر فرماتے ہوئے اُن کے ساتھ دو نائب مقرر فرمائے جن میں سے ایک حضرت مفتی محمد صادق صاحب تھے اور دوسرے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (الفضل ۲۲ جولائی ۲۴ء ص۵)

اور پھر حضور نے اس امید کا اظہار فرمایا کہ
"خدا تعالےٰ اُن دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی اولاد کے متعلق کی ہیں میاں بشیر احمد صاحب کو توفیق دے گا کہ وہ اس فخر کو جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود کی ذریّت میں ہونے کا انہیں بخشا ہے جائز ثابت کریں۔
(الفضل ۲۲ جولائی ۲۴ء ص۱)

لنڈن کانفرنس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دو مضامین لکھے تھے ایک وہ جو آجکل "احمدیت یعنی اسلام" کے نام سے کتابی صورت میں چھپا ہوا ہے مگر چونکہ اتنا لمبا مضمون کانفرنس میں سنایا نہیں جا سکتا تھا اس لئے دوبارہ حضور نے اس کے لئے ایک مختصر مضمون لکھا۔ ان ہر دو مضامین کا انگریزی ترجمہ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب دونوں نے مل کر کیا۔
(الفضل ۲۰ اگست ۲۴ء ص۱)

ستمبر ۲۴ء میں آپ کے پاؤں پر پھنسیاں نکل آئیں جن کی وجہ سے جوتا پہننا آپ کے لئے مشکل ہو گیا مگر آپ کی سادگی اور اپنے کام میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ آپ ننگے پاؤں ہی دفاتر میں اِدھر اُدھر جاتے رہے۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے پاؤں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں تھیں جن کی وجہ سے جوتا پہننا مشکل تھا۔ آپ کی سادگی پسند اور بے تکلفانہ مزاج کا یہ انتہائی ثبوت ہے کہ آپ ننگے پاؤں اِدھر اُدھر دفاتر میں خدمات سلسلہ کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔
(الفضل ۲۵ ستمبر ۲۴ء)

اکتوبر ۲۴ء میں طلباء مدرسہ احمدیہ کی نئی گراؤنڈز کا افتتاح ہوا۔ یہ گراؤنڈز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے طلباء مدرسہ کو جسمانی ورزش کے لئے مرحمت فرمائی تھیں (الفضل ۷ اکتوبر ۲۴ء) ۲۲ نومبر ۲۴ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سفر یورپ سے واپس تشریف لائے حضور کے استقبال کے لئے ہزاروں مخلصین صف بستہ کھڑے تھے جب سب لوگ مصافحہ کر چکے تو حضور نے آگے بڑھ کر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گلے لگا لیا اور دیر تک معانقہ فرمایا اس وقت آپ کی آنکھوں میں فرط مسرت سے آنسو ڈبڈبا رہے تھے (الفضل ۲۹ مئی ۲۴ء)

۱۹۲۵ء کے واقعات

اپریل ۲۵ء میں حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ناظر اعلےٰ چند دن کے لئے ڈسکہ تشریف لے گئے تو ان کی جگہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ناظر اعلےٰ کے فرائض سرانجام دیئے (الفضل ۲۱ اپریل ۲۵ء) اس ماہ میں مجلس مشاورت کا اجلاس منعقد ہوا تو بعض دوستوں کے ناواجب سوالات پر جو کارکنان سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے حضور نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سلسلہ کے بہت سے کام ایک کمیٹی کے مشورہ سے طے پاتے ہیں جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے علاوہ ۱۲ ممبر ہیں کیا یہ سب مل کر کوئی بددیانتی کر سکتے ہیں میری عقل تو اس بات کو نہیں مان سکتی (رپورٹ مشاورت ۲۵ء ص۳۶) مئی ۲۵ء میں پھر احمدیہ ٹورنامنٹ ہوا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی مساعی جمیلہ اور سرگرم دلچسپی سے انتظام بہت اعلےٰ رہا اختتام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضور کے سامنے پیش کرتے جاتے تھے (الفضل ۳ مئی ۲۵ء) جون ۲۵ء میں آپ تبدیلی آب وہوا کے لئے منصوری تشریف لے گئے (الفضل ۲۳ جون ۲۵ء) اور قریباً ۲½ ماہ وہاں قیام فرمانے کے بعد ۱۵ ستمبر کو قادیان تشریف لائے (الفضل ۱۹ ستمبر ۲۵ء) نومبر ۲۵ء میں سال رواں کی دوسری ششماہی کا ٹورنامنٹ ہوا تو اس میں بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے انتظامی رنگ میں حصہ لے کر کھیلنے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی (الفضل یکم و ۳ دسمبر ۲۵ء)

۱۹۲۶ء کے واقعات

۱۹۲۶ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرۃ المہدی اور غیر مبائعین" کے زیر عنوان چودہ قسطوں میں ایک مبسوط مضمون لکھ کر ان تمام اعتراضات کا نہایت مسکت اور مدلل جواب دیا جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سیرۃ المہدی کی روایات پر کئے تھے یہ مضمون مئی ۲۶ء سے ستمبر ۲۶ء تک الفضل کے مختلف پرچوں میں شائع ہوتا رہا۔

جولائی ۲۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بحالی صحت کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا اور ضروری امور سے متعلق مشورہ کرنے کے لئے تین اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ (الفضل ۲۷ جولائی ۲۶ء) اگست ۲۶ء میں خان ذو الفقار علی خان صاحب گوہر نائب ناظر اعلےٰ چند روز کی رخصت پر شملہ گئے تو ان کی جگہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نائب ناظر اعلےٰ مقرر کیا گیا (الفضل ۳۱ اگست ۲۶ء) ۴ ستمبر ۲۶ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ڈلہوزی تشریف لے گئے اور ۱۳ اکتوبر کو واپس تشریف لائے (الفضل ۷ ستمبر و ۱۹ اکتوبر ۲۶ء)

۱۵ اکتوبر ۲۶ء کو آپ نے پھر نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لے لیا (مرکس تک (الفضل ۲۶ اکتوبر ۲۶ء)

۲۷ دسمبر ۲۶ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا کہ ایک دوست نے مجھے لکھا ہے کہ قادیان میں بڑے بڑے کارکنوں پر اتنا روپیہ خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے آدھی تنخواہ پر ان سے زیادہ لائق آدمی مل سکتے ہیں حضور نے اس وسوسہ کا ازالہ فرماتے ہوئے ناظران سلسلہ کی قربانیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کس اخلاص اور فدائیت سے کام کر رہے ہیں اسی سلسلہ میں حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بھی ذکر کیا اور ارشاد فرمایا کہ

"میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ہیں
وہ ایک سو چالیس روپے لیتے ہیں۔
ہمارا خاندان خاندانی حیثیت سے
بھی کوئی معمولی خاندان نہیں ہمارے
خاندان نے جو خدمات کی ہیں ان
کے لحاظ سے وہ اعلےٰ سے اعلےٰ
عہدہ پر لگ سکتے ہیں ان کی لیاقت
کا یہ حال ہے کہ انھوں نے میرے
مضمون کا جو بذریعہ تار افتتاح مسجد
پر لنڈن بھیجا گیا انگریزی میں ترجمہ
کیا تھا اس مضمون کی انگریزی کے
لحاظ سے ولایت کے ایک بڑے
آدمی نے لکھا کہ وہ انگریزی کے لحاظ
سے کم از کم خان بہادر عبد القادر صاحب
کی لیاقت کا مضمون تھا"
(الفضل ۴ جنوری ۲۷ء)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب نے ۲۲/۱۰/۶۳ تا ۱۲/۱۱/۶۳ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی تعمیر کے لئے عطایا جات بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اور انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ تعمیر ہسپتال کے لئے ابھی بہت سی رقم کی ضرورت ہے۔ احباب سے بالخصوص مخیر اور صاحب استطاعت احباب سے درخواست ہے کہ وہ مزید عطایا بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(از ۲۲/۱۰/۶۳ تا ۱۲/۱۱/۶۳)

مہرداد بیگم صاحبہ گوئیکی ضلع گجرات ۵/-
ملک محمد اسلم صاحب دوکاندار گنجاہ ۱۰/-
صغریٰ بیگم صاحبہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ ۵/۰۰
سید عبدالودود صاحب گھٹیا ۵/۰۰
جماعت حیدرآباد ۳۶/۰۰
خان صفدر علی خان صاحب کراچی ۶/-
جماعت گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۲۶/۱۹
مستری عبدالرحیم صاحب جہلم از ڈاکٹر نور الٰہی صاحب مرحوم جہلم ۵۰/-
جماعت ٹبہ سرشمیر روڈ ضلع جھنگ ۵/۰۰
جماعت اوکاڑہ بذریعہ حاکم علی صاحب سیکرٹری مال ۱۴/-
حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۱۳/۰۰
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۲۰/-
اعجاز احمد صاحب ہاشمی سنت نگر لاہور ۱۰/-
جماعت تلونڈی راہوالی بذریعہ میر اللہ بخش صاحب تسنیم ۵/-
ملک عطاء اللہ بخش صاحب تحصیلدار پاکپتن ۵/-
میجر ضیاء الدین صاحب راولپنڈی ۵۰/-
خواجہ عبدالرحمن صاحب تحصیلدار سیالکوٹ شہر ۲۰/-
شیخ محمد یعقوب صاحب نائب تحصیلدار ״ ״ ۳۵/-
شیخ عزیز احمد گلبرگ کالونی لائلپور ۲۵/-
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۱۴/-
محمد بشیر صاحب پتوکی ضلع لاہور ۵/-
بلقیس بیگم صاحبہ ״ ״ ۵/-
مرزا برکت علی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ۵/-
منشی سربلند صاحب سول لائن لاہور منجانب حدیقہ بیگم صاحبہ ۶/-
محمود احمد ایڈیشنل انسپکٹر ٹاکس ہاؤس کوئٹہ ۵/-
عنایت اللہ صاحب کاٹن ورکس ملز اسمٰعیل آباد ملتان ۱۲/-
مسٹر عبدالرحمن صاحب قریشی آف افریقہ ۱۰۰/-
جماعت پشاور شہر بذریعہ سیکرٹری مال ۷/-
مستری غلام محمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم ۱۰/-
جماعت ملتان چھاؤنی ۶/-
مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۰/-
منظور احمد صاحب ״ ״ ۱۰/-

چوہدری ناصر احمد صاحب سیال نوشہرہ چھاؤنی ۱۵/-
جماعت احمدیہ لائلپور شہر ۱۵/-
شیخ محمد عبداللہ صاحب جناح کالونی ״ ۱۵/-
شیخ جمعدار صاحب ״ ״ ۱۰/-
شیخ عبدالمجید صاحب ماڈل ٹاؤن ״ ۵/-
شیخ دوست محمد صاحب شمس ״ ״ ۵/-
جماعت بستی غریب آباد ضلع رحیم یارخان بذریعہ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال خانپور ۵/-
تسنیم صاحبہ بنت کیپٹن شیر محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵/-
چوہدری ناظر حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۵/-
شیخ عبدالرحمن صاحب سیکشن آفیسر ریلوے ونگ راولپنڈی ۷۲.۷۳
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب آف کراچی ۳۵/-
جماعت احمدیہ راولپنڈی ۱۸/-
ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب کھوکھر کراچی ۵/-
بی بی امۃ الحی صاحبہ کراچی ۴۰/-
سید عبدالرشید صاحب ״ ۱۵/-
چوہدری محمد اکرم صاحب آف حیدرآباد ۱۰/-
چوہدری محمد خالد صاحب ״ ۲۰/-
عبدالغنی صاحب ״ ۱۰/-
شیخ طلعت علی صاحب ״ ۱۰/-
دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ ۵/-
کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور آزاد کشمیر ۱۰/-
رشید احمد لکھنوی ״ ״ ۵/-
عبداللطیف صاحب سیکرٹری مال ״ ۵/۵۰
جماعت بیلی کوٹ بھاگووالہ ضلع ملتان ۲۰/-
انور احمد صاحب از جماعت لیہ ۸/۵۰
صالحہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ شہر ۵/۰۰
ملک برادرس کراچی ۱۰/۰۰
بیگم صاحبہ محمد لطیف صاحب ״ ۵۰/۰۰
بیگم صاحبہ عبدالرشید صاحب لس بیلہ کراچی ۱۰/-
چوہدری منظور احمد صاحب کراچی ۱۰/-
عبدالمنان کیپٹل پارک لاہور ״ ۱۰/-

اعجاز احمد صاحب سیکرٹری مال شفاخانہ پنڈ رسدہ ۱۰۰۰/۰۰
حاجی قمرالدین صاحب قمرآباد سندھ ۸۰۰/۰۰
ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ۱۰۰۰/-
حاجی رشید احمد محمود صاحب کراچی ۱۰/-
زکیہ خاتون صاحبہ ״ ۱۰/-
بیگم امۃ الحی صاحبہ خالد کراچی ۲۲/-
بیگم صاحبہ محمود نواز صاحب کراچی ۳۰/-
بیگم سید ناصر شاہ صاحب ״ ۱۲/-
امۃ الباری شاہنواز صاحب ״ ۵/-
بیگم ایم اے خورشید صاحب ״ ۱۱/-
ڈاکٹر محمود نذیر احمد صاحب ״ ۵/-
عبدالحکیم خان صاحب ایبٹ آباد ۵/-
سیکرٹری مال صاحب جماعت جھنگ صدر ۵۱/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری عنایت الٰہی ملتان شہر ۶/-
میاں رشید الدین صاحب ״ ״ ۲۵/-
نصیرہ نزہت صاحبہ ״ ״ ۵/-
ملک رشید الدین انور صاحب سیکرٹری مال چک ۹/۱۱ DR نیاز نگر ۵/-
قریشی بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالکریم صاحب کراچی ۵/-
وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ ۱۱۰/-

مرزا غلام حبیب صاحب وکیل نوشہرہ چھاؤنی ۱۰/-
ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی ۱۰/-
خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت گھنوکے ججہ ۷/۳۲
ملک منظور احمد ابن ملک بشیر احمد صاحب بذریعہ لجنہ ربوہ ۵/-
چوہدری محمد نواز صاحب کراچی ۲۶/-
سردار منیر احمد صاحب ״ ۱۰/-
امۃ المقتدر صاحبہ اہلیہ عبدالرشید صاحب ״ ۵/-
عبدالمنان صاحب ״ ۵/-
خان محمد شفیع خان صاحب بجلی آبادی ״ ۱۰/-
بابو غلام محمد صاحب سیکرٹری مال دوتے وند ضلع لاہور ۱۰/-
محمد اقبال صاحب زرگر سیالکوٹ شہر ۱۰/-
مبارک احمد صاحب لائلپور ۱۰۰/-
بیگم ملک نذیر احمد صاحب کراچی ۲۰/۰۰
صادقہ بنت ڈاکٹر محمد الدین صاحب داڑی ۱۵/۰۰
عبدالعزیز صاحب کنری ۵/-
حضرت ممانی جان صاحبہ بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ ربوہ ۵۰/-
امۃ الحفیظ صاحبہ ہمشیرہ مرحوم عبدالرحیم صاحب ۵/-
مکرم علی انور صاحب اسسٹنٹ انجینئر ایڈیشنل سب ڈویژن کنڈکوٹ جیکب آباد ۱۰۰/-
از طرف اہلیہ صاحبہ صالح انور ״ ״ ۱۰۰/-

شکریہ اور اعتذار

برادرم مکرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب کی غیر حاضری میں اُن کی بچی عزیزہ انیسہ کے انتقال پُر ملال پر جماعت کے جن احباب نے قریشی صاحب موصوف کی اہلیہ ہمشیرہ محترمہ جمیلہ سے افسوس اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اس کے لئے وہ سب بھائیوں اور بہنوں کی شکر گزار ہیں اور معذرت خواہ ہیں کہ بوجہ اپنی صحت کی خرابی کے وہ ان بھائیوں اور بہنوں کے ہمدردانہ خطوط کا فرداً فرداً جواب دینے سے معذور رہی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ قریشی محمد مسعود احمد صاحب اس حادثہ کے وقت ایران میں تھے اور اب تک بھی بوجوہ چند در چند واپس نہیں آسکے لیکن ہمشیرہ محترمہ کو یہ خوشی ہے کہ جماعت کراچی کے احباب اور بزرگوں اور بھائیوں اور بہنوں نے بچی کی وفات پر ہمدردی اور یگانگت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے کہ گویا مرنے والی ان میں سے کسی کی اپنی بچی اور کسی کی اپنی بہن تھی۔

بچی کی وفات کا اعلان چونکہ اخبار الفضل میں خاکسار کی طرف سے ہوا تھا۔ اس لئے بہت سے احباب نے مجھی اظہار افسوس و ہمدردی فرمایا ہے۔ خاکسار بھی ان سب بزرگوں اور دوستوں کا شکر گزار ہے۔

(خاکسار:- قاضی عبدالرحمن ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم سید محمد ادریس صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور عرصہ دراز سے گھر سے لاپتہ ہیں۔ اُن کے بیوی اور بچے شدت سے حیران و پریشان ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو جلد از جلد گھر تشریف لے آئیں۔ نیز اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مندرجہ پتہ پر اطلاع دے کر ثواب حاصل کریں۔

(محمد اشرف ماڈل ٹاؤن لاہور۔ حال ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تحریک جدید کے تیسویں سال کے اعلان پر نقد رقوم پیش کرنے والے مخلصین

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال)

نمبر شمار	نام مجاہدین	رقم
153	ملک جمیل احمد صاحب کراچی	135-00
154	چوہدری غلام احمد صاحب "	175-00
155	حکیم محمد عمر صاحب معہ اہلیہ بیمار کہ بیگم صاحبہ ربوہ	80-00
156	قاضی غلام یحییٰ صاحب نقیب راولپنڈی	5-30
157	ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و والدہ صاحبہ منٹگمری	1261-00
158	والد صاحب ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب	76-00
159	بچگان "	24-00
160	خلیل احمد صاحب ولد شہاب الدین صاحب مرحوم پشاور شہر	10-00
161	عبدالرحمن صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	10-00
162	ملک صلاح الدین صاحب چک 119 منٹگمری	6-62
163	مکرمہ والدہ صاحبہ "	10-62
164	" جنت بی بی صاحبہ چک 591 گنگاپور ضلع لائلپور	160-00
165	مکرم چوہدری پیر بخش صاحب ٹول کا گجن	6-00
166	" غلام رسول صاحب "	6-00
167	" مشتاق احمد صاحب "	6-00
168	" عبداللطیف صاحب "	6-00
169	" صدیق احمد صاحب "	6-00
170	" سعید احمد صاحب "	6-00
171	" محمود احمد صاحب "	6-00
172	مکرمہ زینب بی بی صاحبہ "	6-00
173	" ساراں بی بی صاحبہ "	6-00
174	" اہلیہ مشتاق احمد صاحب "	6-00
175	" بشریٰ بیگم صاحبہ "	6-00
176	مکرم محمد احمد صاحب "	6-00
177	مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت غلام رسول صاحب "	6-00
178	مکرم مقبول احمد صاحب "	6-00
179	حمید الدین صاحب کرونڈی ضلع خیرپور	17-50
180	اہلیہ و والدین " "	23-00
181	مکرم چوہدری رشید الدین صاحب " "	11-50
182	حکیم علی احمد صاحب معلم کڑ ضلع شیخوپورہ	80-00
183	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ معہ اہل وعیال و والدین و بزرگان	300-00
184	چوہدری محمود احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گوجرہ	23-12
185	مکرمہ جنت بی بی صاحبہ "	7-62
186	محمد اعزاز علی صاحب لوکوشیڈ لاہور	32-00
187	مولوی خفیر محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سانگھڑ	62-00
188	مکرم پیر شریف احمد صاحب معہ اہل وعیال	43-00
189	محمد یوسف صاحب معہ اہل وعیال و بزرگان	140-00
190	شیخ بشیر احمد صاحب کوئٹہ	30-00
191	ڈاکٹر سراج الحق صاحب "	445-00
192	شیخ عبدالواحد صاحب "	56-00
193	ماسٹر عبدالحمید صاحب "	6-25
194	خلیفہ حاجی عبدالرحمن صاحب "	125-00
195	کریم بخش صاحب ڈار "	93-00
196	عبدالوحید خاں صاحب "	95-00
197	میر نور احمد صاحب تاجپور "	60-00
198	اہلیہ شیخ بشیر احمد صاحب بکھر "	6-00
199	محمد دانیال صاحب "	16-00
200	مرزا عبدالرشید صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سنگلی "	17/50
201	ماسٹر عبدالحمید خان صاحب "	5-25
202	ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ "	800-00
203	محمد داؤد احمد صاحب سنوری "	500-00
204	محمد علی صاحب درانی "	103-00
205	سید یعقوب شاہ صاحب "	20-00
206	ڈاکٹر نسیم احمد صاحب "	75-00
207	میاں عبدالوہاب صاحب "	20-00
208	مستری نذیر احمد صاحب منور معہ اہل وعیال "	16-00
209	شیخ نذیر احمد صاحب "	6-00
210	مرزا محمد یعقوب صاحب "	26-50
211	اہل وعیال احسان الحق صاحب "	10-00
212	اہل وعیال و والدین کریم بخش صاحب ڈار "	36-00
213	مکرمہ محمودہ ڈار صاحبہ "	57-00
214	اہل وعیال الحاج عبدالرحمن صاحب "	90-00
215	عبدالکریم صاحب تاجر "	7-50
216	نور محمد صاحب "	5-00
217	شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت معہ اہل وعیال و والدہ صاحبہ "	403-00
218	شیخ محمد اقبال صاحب "	390-00
219	شیخ مسعود احمد صاحب مرحوم "	10-50
220	شیخ کریم بخش صاحب مرحوم "	61-00
221	حوالدار نذیر احمد صاحب	10-00

(باقی)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالرشید اختر ولد محمد منشی صاحب مرحوم (ہیڈ محرر ٹاؤن کمیٹی ربوہ) کا نکاح مورخہ ۱۵-۱۱-۶۳ بعد نماز جمعہ ہمراہ عزیزہ صفیہ خانم بنت مکرم میاں نورالدین صاحب ساکن چک ۳۳۲ ضلع لائلپور بعوض حق مہر ۱۵۰۰/- (پندرہ سو روپے) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد مبارک میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار احمد بی بی۔ البشریٰ
دارالصدر۔ ربوہ ۲۲ نومبر ۶۳ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ بوقت ایک بجے بعد دوپہر دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس کا نام "محمد ساجد" تجویز فرمایا ہے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جملہ احباب جماعت و درویشان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو اور اسکے دوسرے بھائی اور بہنوں کو اسلام اور احمدیت اور اپنے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

(محمد عاشق کارکن دفتر محاسب۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۲۵ نومبر۔ روسی اخبارات نے صدر کینیڈی کے قتل کے جرم میں لی ہاروے اوس والڈ کی گرفتاری پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ بعض حلقوں میں مسٹر کینیڈی کی افسوسناک موت کو روس اور کیوبا کو بدنام کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے" پراودا کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن نے کہا ہے روس کو والڈ کے خلاف الزام کے بارے میں جوں جوں تفصیلات بتائی جا رہی ہیں یہ سارا معاملہ زیادہ سے زیادہ شک اور الجھن کا باعث بنتا جا رہا ہے اب تک ایک بات واضح ہوئی ہے اور وہ ہیں ڈلاس پولیس کے آفیسر اعلیٰ کے بیانات جس کے ذریعہ کمیونسٹ پارٹی کو صدر کے قتل کے الزام میں ماخوذ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ان بیانات کا واضح مقصد اشتعال پیدا کرنا ہے

● واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ ریاست ٹکساس کے اٹارنی جنرل ہنری ریگن نے کل ڈلاس میں بتایا ہے کہ صدر کینیڈی کے قاتل لی ہاروے اوس والڈ کا اگلے ہفتے نفسیاتی معائنہ کیا جائے گا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ اوس والڈ کے خلاف مقدمہ اگلے بدھ کو پاس کے بعد جیوری کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور سماعت کا آغاز وسط جنوری کے لگ بھگ ہوگا۔ انھوں نے کہا میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اوس والڈ کو سزائے موت دلوانے کے لئے کافی ثبوت فراہم کیا جا چکا ہے اوس والڈ کا دماغی توازن صحیح ہے اور مقدمہ جیوری کے حوالے کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اوس والڈ کے خلاف تقریباً ایک سو گواہوں کے بیانات لئے جا رہے ہیں اور اس کے خلاف مقدمہ مزید مضبوط ہوتا جا رہا ہے ڈلاس پولیس کے کیپٹن ول فرٹز نے بتایا ہے کہ گواہوں سے پوچھ گچھ سے معلوم ہوا ہے کہ اوس والڈ اس عمارت کو چھوڑنے کے بعد جس میں سے صدر کینیڈی پر گولیاں برسائی گئیں گھر جانے کے لئے میونسپلٹی کی ایک بس میں سوار ہو گیا جب اس نے محسوس کیا کہ بس کی رفتار بہت مدھم ہے تو اس نے ایک ٹیکسی کرایہ پر لی اور اوک لین ڈسٹرکٹ میں اپنے گھر پہنچ گیا جہاں اس نے کپڑے تبدیل کئے جب وہ گھر سے باہر نکلا تو پولیس کے سپاہی نے اسے للکارا جس پر اوس والڈ نے اس کو گولی مار دی۔ بس اور ٹیکسی کے ڈرائیور بھی ان گواہوں میں شامل ہیں جن سے پولیس پوچھ گچھ کر رہی ہے پولیس کپتان نے مزید کہا کہ اگر اس رائفل پر جس سے صدر کینیڈی کو قتل کیا گیا انگلیوں کے نشانات بہت زیادہ صاف اور واضح نہیں ہیں تاہم اوس والڈ کو سزا دلوانے کے لئے کافی ثبوت موجود ہے۔

● واشنگٹن ۲۵ نومبر۔ واشنگٹن کے سرکاری حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ صدر کینیڈی کے مبینہ قاتل کے بارے میں یہ حقائق کہ وہ روس میں رہائش پذیر رہا ہے اور امریکہ میں ڈاکٹر کاسترو کے حامی گروپ سے اس کا تعلق ہے نیز اس نے اپنے کمیونسٹ ہونے کا اعتراف کر لیا ہے ملزم اور کسی بیرونی طاقت کے درمیان ایسی سازش کو ظاہر نہیں کرتے جو صدر کینیڈی کے قتل کے پیچھے کارفرما ہو۔ سرکاری حلقوں کے اس بیان پر یہاں کے مبصروں نے حیرت کا اظہار کیا۔ ڈلاس پولیس کے افسر اعلیٰ کے بیان کے مطابق ملزم اوس والڈ نے اپنے کمیونسٹ ہونے کا اقرار کر لیا ہے اس افسر نے بتایا ہے کہ اوس والڈ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہ بتایا کہ وہ کمیونسٹ پارٹی کا رکن ہے اس نے اس حقیقت کو قطعی نہیں چھپایا اور بڑے فخریہ لہجہ میں اس امر کا انکشاف کیا

● کراچی ۲۵ نومبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر بھٹو صدر کینیڈی کی تجہیز و تکفین کی رسوم میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے کل شام کراچی سے واشنگٹن روانہ ہو گئے۔

صدر کینیڈی کو آرلنگٹن کے قومی قبرستان میں دفن کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس قبرستان میں قومی ہیرو اور ہزاروں سپاہی دفن ہیں مسٹر کینیڈی کو آج پیر کے روز قبرستان میں دفن کیا جائے گا

دنیا کے ملکوں سے بھی سرکاری نمائندے امریکہ کے صدر کی تجہیز و تکفین کے سلسلہ میں واشنگٹن پہنچ رہے ہیں۔ روس کی طرف سے روسی نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان صدر کینیڈی کے جنازے کی رسوم میں شرکت کریں گے۔ فرانس کی طرف سے صدر ڈیگال برطانیہ کی طرف سے لارڈ ہیوم اور ملکہ برطانیہ کی طرف سے شہزادہ فلپ جنازے کی رسوم میں شریک ہوں گے۔

● ڈھاکہ ۲۵ نومبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ لنڈن بی جانسن امریکہ کے بڑے اچھے صدر ثابت ہوں گے انھوں نے کہا کہ صدر جانسن بڑی سمجھ بوجھ کے مالک ہیں اور وہ ان کے اور پاکستان کے دوست ہیں جب اخباری نمائندوں نے صدر ایوب سے پوچھا کہ کیا برصغیر کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوگی تو انھوں نے جواب دیا کہ وہ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے انھیں تو صرف اتنا پتہ ہے کہ صدر جانسن ان کے ذاتی دوست ہیں اور پاکستان کے متعلق ان کا ذاتی رویہ ہمیشہ دوستانہ رہا ہے۔

● راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ معتبر ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ پونچھ کے قریب طیارے کے حادثہ میں ہندوستان کی فوج کے پانچ اعلیٰ افسروں کے علاوہ مغربی بلوچستان کے دو افسر بھی ہلاک ہوئے ہیں ہندوستانی طیارہ جنگ بندی لائن سے پانچ سو گز مقبوضہ علاقہ میں گر کر تباہ ہوا تھا اور چڑی کوٹ کی سرحدی چوکی سے طیارے کا ڈھانچہ صاف نظر آتا ہے نیشنل مسلم کانفرنس کے صدر نے اخباری نمائندوں کو بتایا ہے کہ طیارہ تباہ ہونے سے پہلے جنگ بندی لائن کے قریب واقع گاؤں جبلاس کے اوپر پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا تھا اور جائے حادثہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ طیارے میں جدید ساخت کے کیمرے اور ہائشنگ کے نقشے موجود تھے۔

لیڈر بقیہ ۲

پاش پاش ہو جائے گا۔ پھر آپ کو دب کر صلح کرنے کی کیوں فکر پڑ گئی۔ آپ نے اسلام کے لئے بجز اس کے اور کیا کیا ہے کہ فلسفہ موجودہ کے بہت سے باطل خیالات کو مان لیا۔ اور اس کتاب کو جس کے ایک ایک حرف سے شان خداوندی نظر آتی ہے۔ فلاسفروں کے خیالات کے تابع کرنا چاہا۔ اور اگر صلح کے لئے مجبوری ظاہر کی سو میرے خیال میں آپ کی یہ کارروائیاں اس زمانہ کے دجالی فتنوں سے بچا نہیں سکتیں بلکہ اس کی شاخوں میں سے یہ بھی ایک شاخ ہے۔ کیونکہ آپ نے اسلامی قلعہ کے اندر ہو کر دشمنوں کے لئے دروازہ کھول دیا۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھ کے میں کوشش کی۔ تا دشمن با آرام و امن اس شہر میں داخل ہو کر جس طرح چاہیں دست برد کریں اور مسلمان کچھ ہاتھ پیر نہ ہلا سکیں۔ مگر میری یہی رائے ہے کہ آپ نے یہ طریق عمداً اختیار نہیں کیا۔ بلاشبہ آپ کی نیت بخیر ہو گی۔ کیونکہ آپ کی تالیفات سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپ کے اسلامی خیر خواہ ہونے میں شک نہیں۔ گو آپ کی خیر اندیشی درحقیقت بد اندیشی کا کام دے گئی۔ اور یہ قوم کی بدقسمتی ہے کہ ایک مصلح کے پیرایہ میں وہ ضرر آپ سے مسلمانوں کو پہنچ گیا۔ کہ شائد کوئی مفسد بالجبر بھی ایسا ضرر نہ پہنچا سکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶ و ۲۵۷/۲۵۸ حاشیہ)

بورڈ ہاکی زونل چیمپئن شپ اور تعلیم الاسلام کالج

(بقیہ صفحہ اوّل)

لوگ ربوہ آئے ہوئے تھے اس ٹورنامنٹ کے زونل سپروائزر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج بھی تمام وقت تشریف فرما رہ کر یہ میچ دیکھا۔

دونوں ٹیموں نے ڈٹ کر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا اور کھیل کے ختم ہونے تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی گول نہ کر سکیں علی الخصوص گورنمنٹ کالج جھنگ کے گول کیپر کمال درجہ چوکسی اور چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعدد گول روک کر ٹی آئی کالج کی ٹیم کو بازی نہ لے جانے دی گول کیپر کا کھیل واقعی بہت قابل ستائش تھا۔ تماشائیوں نے جی بھر کر اسے داد دی۔

جب مقررہ وقت کے اختتام تک ہار جیت کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو پھر زائد وقت دیا گیا۔ چنانچہ پہلے سے بھی زیادہ جذبہ و جوش اور سرگرمی کے ساتھ میچ جاری رہا بالآخر ٹی آئی کالج کی ٹیم نے ایک گول کر کے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کر لیا۔ یہ اکیلا بال تھا جو جھنگ کے چابکدست و چوبند اور چابکدست وہ ہمت گول کیپر سے نہ رکا جا سکا اور اسی پر ہار جیت کا فیصلہ ہو گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ٹی آئی کالج ربوہ رنر اور گورنمنٹ کالج جھنگ رنر اپ رہا۔ اس فیصلہ کن میچ کے اختتام پر ٹورنامنٹ کے زونل سپروائزر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دونوں ٹیموں کو انعامات اور سرٹیفکیٹ تقسیم فرمائے۔

دعائے مغفرت

برادرم مکرم چوہدری رسول بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۱۱/۱۰-R ضلع منٹگمری کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۰/۱۱/۶۳ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور نیک تھے۔ تمام دوستوں اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں نیز اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو

(خاکسار چوہدری بشیر احمد درویش وکنڈی دارالصدر شرقی ربوہ)

درخواست دعا

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ٹی آئی کالج ربوہ۔

خاکسار کی طبیعت جگر و معدہ کے نقص اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بہت خراب رہتی ہے اکثر اعصابی ضعف رہتا ہے۔

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان و تمام بزرگان و احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح علاج میسر کرے اور شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے اور جو بعض پریشانیاں لاحق ہیں انہیں بھی اپنے فضل سے دور فرما دے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵